## سوال

ن سے چند سوالات (129)

## جواب

م علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہیں ایک نئی جماعت کی طرف سے جس کا نام : "المسلمین "ایک پمفلٹ ملا ہے ، جس کے اوپر نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں چند سوال کیے گئے ہیں ۔ ہم یہ آپ کی طرف بھیج رہے ہیں ۔ آپ ہمیں ان کے جواب عنایت فرمائیے ، تاکہ دلی سکون حاصل ہو۔

# نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے قائلین سے چند سوالات

1 ۔ عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ نزول نبی و رسول کی حیثیت سے ہوگا یا امتی کی حیثیت سے ؟

2 ۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام ایک امتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے تو کیا کسی امتی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ سارے اہل کتاب اور غیر مسلموں سے کہے کہ مجھ پر ایمان لاؤ؟

3 ۔ قرآنِ حکیم میں جہاں ساری انسانیت اور اہل کتاب کو دعوتِ اسلام دی گئی ہے کیا وہاں یہ بات ان سے کہی گئی ہے کہ تم ایک امتی ( عیسیٰ علیہ السلام ) پر بھی ایمان لانا ؟

4 : ۳۰ میں ہے وَجَعَلَنِي نَبِيًّا اللہ ) نے مجھے نبی بنایا ہے ۔ ''

5 ۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام نبی اور رسول کی حیثیت سے آئیں گے تو اس وقت آخری نبی عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ؟ کیا محمد ﷺ کی بعثت کے بعد بھی کس نبی یا رسول کی ضرورت ہے ؟

6 نِّي آخِرُ الأَنْبِيَاءِ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي تمام نبیوں کے آخر پر ہوں اور میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہوگا ۔ '' کا کیا معنی و مفہوم ہوگا ؟

7 ( ) کیا ( نعوذ باللہ ) اللہ تعالیٰ اتنی بڑی نعمت کا ذکر کرنا بھول گئے ہیں یا آسمانوں پر اٹھایا جانے کا واقعہ ہی رونما نہیں ہوا ہے ؟

a

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ !

مد !

1 کے امتی کی حیثیت سے ہوگا ۔ قرآنِ مجید میں ہے :

إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ ... )

صرف اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اس کے حکم ہیں ، جسے مریم ( علیہا السلام ) کی طرف ڈال دیا اور اس کے پاس کی روح ہیں ، اس لیے تم اللہ کو اور اس کے سب رسولوں کو مانو اور نہ کہو کہ اللہ تین ہیں ، اس سے باز آجاؤ کہ تمہارے لیے بہتری ہے ۔ ''

قرآنِ مجید میں ہے :

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ ( المائدة )

ائے پیغمبر ہونے کے اور کچھ بھی نہیں ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو چکے ہیں ، اس کی والدہ ایک راست باز عورت تھیں ، دونوں ماں بیٹے کھانا کھایا کرتے تھے ۔ ''

قرآنِ مجید میں ہے :

قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ( مریم )

پ نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں ، اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے اپنا پیغمبر بنایا ہے ۔ ''

قرآنِ مجید میں ہے :

لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ (81) فَمَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (82) ان )

تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب و حکمت دوں ، پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہارے پاس کی چیز کو سچ بتائے تو تمہارے لیے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے ۔ فرمایا کہ تم اس کے اقراری ہو اور اس پر میرا ذمہ لے رہے ہو ، سب نے کہا ہمیں اقرار ہے ۔ فرمایا تو اب گوا

2

نمبر7 میں (بیان) ہو چکا ہے۔

نمبر4 ہے۔

فاکھ دہ لوگ نزول (والبعثت) مستی ہیں۔

نے پہلے سوال میں ''دوبارہ نزول''لکھا ہے ، اب کے پانچویں سوال میں بھی ''دوبارہ نزول''لکھا ہے ، حالانکہ یہ بالکل غلط ہے ، کیونکہ مسیح علیہ السلام کا آسمان سے نزول صرف ایک بارہ ہے دوبارہ نہیں۔

6- مسیح علیہ السلام کو رسالت و نبوت محمد رسول اللہ ﷺ سے تقریباً پانچ چھ سو سال پہلے ملی ہے۔ قرآنِ مجید میں ہے :

واکَیفَ نُکَلِّمُ مَن کَانَ فِی الْمَہْدِ صَبِیًّا (۲۹) قَالَ اِنِّی عَبْدُ اللّٰہِ (مریم)

ب کہنے لگے کہ لو بھلا ہم گود کے بچے سے باتیں کیسے کریں ؟ بچہ بول اٹھا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔ '' ] الایۃ۔

ِ قرآنِ مجید میں ہے :

اۃ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ یَأْتِی مِن بَعْدِی اسْمُہُ أَحْمَدُ (٦) (الصف)

مریم کے بیٹے عیسیٰ نے اے بنی اسرائیل ! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی میں تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی میں تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں ، جن کا نام احمد ہے۔ ''الآیۃ۔

ندa ہی ہوں گے ، کیونکہ مسیح علیہ السلام فرمارہے ہیں :

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ یَأْتِی مِن بَعْدِی اسْمُہُ أَحْمَدُ

ریم ﷺ کے بعد نئے سرے سے کسی نبی و رسول کی بعثت کی تو کوئی ضرورت نہیں۔ ہاں ! نبی کریم ﷺ کے بعد پہلے نبی و رسول مسیح علیہ السلام کو آپ ﷺ کی تائید و تصدیق کے لیے اور فساد و فتنہ کی سرکوبی کی خاطر نازل کرنے کی ضرورت ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے :

«لَیُوشِکَنَّ اَن یَنزِلَ فِیکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدلًا» (الحدیث)

ی کتاب احادیث الانبیاء باب نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام)

ریب اتریں گے تم میں ابن مریم حاکم منصف۔ '' ]

نمبر7 : (٦) میں گزر چکا ہے۔ دیکھئے «(مَحَلًا نَبِیَّ بَعْدِی) کتاب الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل ، مسلم کتاب الامارۃ باب الامر بالوفاء ببیعۃ الخلفاء ) ''میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ ''

ن یَنزِلَ فِیکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ کریم ﷺ کا ہی فرمان ہے دونوں میں کوئی منافاۃ نہیں ، کیونکہ مسیح علیہ السلام نے فرمایا ہے «مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ یَأْتِی مِن بَعْدِی اسْمُہُ أَحْمَدُ» «اِنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِی» کا معنی و مفہوم مسیح علیہ السلام نے مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ یَأْتِی مِن بَعْدِی اسْمُہُ أَحْمَدُ فرما کر بیان کر دیا ہے ان کے اس بیان کے بعد کسی مزید تشریح کی ضر

ق8 پھر اس آیت کریمہ

کُرْ نِعْمَتِی عَلَیْکَ وَعَلٰی وَالِدَتِکَ (المائدۃ)

''اے عیسیٰ ابن مریم ! میرا انعام یاد کرو ، جو تم پر اور تمہاری والدہ پر ہوا ہے۔ ''میں مریم علیہا السلام پر نعمتوں کا ذکر بھی ہے ، مگر آگے جو نعمتیں بیان ہوئیں ان میں زکریا علیہ السلام کے ان کے کفیل بننے اور رزق ملنے والی نعمتوں نیز اصطفاء علی العالمین والی نعمت کا کوئی ذکر نہیں اس کی کیا وجہ ؟ کیا یہ نعمتیں نہ

وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیثًا [النساء]

ایک مقام پر ہے :

وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیلًا (النساء)

لَا یَضِلُّ رَبِّی وَلَا یَنْسَی (طٰہٰ : ۵۲)

ایک مقام پر ہے وَمَا کَانَ رَبُّکَ نَسِیًّا نعمتی در آیت : اُذْکُرْ نِعْمَتِی عَلَیْکَ [مریم] الخ ، میں مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ پر تمام نعمتیں ... کا ذکر نہیں آیا ہے :

بَل رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ (النسآء)

اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا ہے۔ ''

قرآنِ مجید (میں) (آل عمران)

تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ ''

ح مسلم میں ہے :

دقَالَ : نَا اللَّیْثُ عَنْ سَعِیدِ بْنِ أَبِی سَعِیدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِینَاءَ عَنْ أَبِی ہُرَیْرَۃَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ : وَاللّٰہِ لَیَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَادِلًا (الحدیث)

بن مریم ضرور ضرور اتریں گے حاکم عادل۔ '' نیز صحیح مسلم میں ہے :

ی بنُ عَبدِاللّٰہِ، وَحَجَّاجُ بنُ الشَّاعِرِ قَالُوا : نَا حَجَّاجٌ وَہوَ ابنُ مُحمَّدٍ عَنِ ابنِ جُرَیجٍ قَالَ : أَخبَرَنِی أَبُو الزُّبَیرِ أَنَّہٗ سَمِعَ جَابِرَ بنَ عَبدِاللّٰہِ یَقُولُ : سَمِعتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ : لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِن أُمَّتِی یُقَاتِلُونَ عَلَی الحَقِّ ظَاہِرِینَ إِلَی یَومِ القِیَامَۃِ قَالَ : فَیَنزِلُ عِیسَی ابنُ مَریَمَ، فَیَقُولُ أَمِیرُہُم

(الحدیث) (صحیح مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ ابن مریم حاکماً بشریعۃ نبینا محمد ﷺ)

ہے گی، ایک جماعت میری امت سے حق پر قتال کرتے رہیں گے غالب قیامت کے دن تک۔ ''آپ ﷺ نے فرمایا: ''عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے تو ان کے امیر کہیں گے، آؤ ہمیں نماز پڑھاؤ تو عیسیٰ ابن مریم فرمائیں گے، نہیں بے شک بعض تمہارا بعض پر امیر ہے۔ اس امت کو اللہ تعالیٰ کے مکرم کر

ت یہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آخر الأنبیاء ہیں، جس کا واضح مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر تمام انبیاء علیہم السلام کے سلسلے کو ختم اور بند کردیا ہے۔ آپ ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ کسی کو نبوت و رسالت عطا نہیں فرمائے گا۔ باقی رہے مسیح علیہ السلام تو ان کو اللہ تعالیٰ نے نبوت ور

...رَسُولُ اللّٰہِ إِلَیکُم مُصَدِّقًا لِمَا بَینَ یَدَیَّ ... أَحمَدُ الآیۃ

ہلے نبی و رسول اور حالاً امتی کی حیثیت سے ہوگا۔ محمد رسول اللہ ﷺ سمیت تمام انبیاء علیہم السلام وفات پا چکے ہیں، جن میں مسیح عیسیٰ علیہ السلام شامل نہیں، کیونکہ وہ اللہ کی طرف اٹھا لیے گئے ہیں اور نزول فرمائیں گے۔ چند منٹ کے لیے بالفرض تسلیم کرلیا جائے کہ مسیح علیہ السلام بھی نبی کریم ﷺ سے پہلے

، شَیءٍ قَدِیرٌ (البقرۃ) «وَاللّٰہِ لَیَنزِلَنَّ ابنُ مَریَمَ» مسیح علیہ السلام کا عقیدہ ہر لحاظ سے اہل اسلام کا عقیدہ ہے رسول اللہ ﷺ نے اس کو حلفاً بیان فرمایا ہے۔ باقی کچھ عیسائی بھی نزول کے قائل ہیں تو درست ہے، کیونکہ عقیدہ حق ہے، سب عیسائیوں کو یہ عقیدہ اپنانا چاہیے اس کی مثال یوں سمجھیں کہ کچھ عیسائی عقیدہ ر

،کہ : ''منظم سازش سے مسلمانوں میں عیسائیوں کا یہ عقیدہ پھیلایا گیا ہے۔ '' تو وہ بالکل ہی بے بنیاد ہے، جس طرح یہ بات بے بنیاد ہے کہ مسیح علیہ السلام کی رسالت و نبوت کے عقیدہ اور ان کے کلمۃ اللہ ہونے کے عقیدہ کے متعلق کہنا کہ یہ ہر لحاظ سے عیسائیوں کا عقیدہ ہے جو منظم سازش سے مسلمانوں م

یہ ہے عیسائی یا یہودی یا کوئی اور قوم ایک عقیدہ رکھتی ہے اور وہ عقیدہ کتاب وسنت کے موافق ہے، کتاب وسنت میں اس عقیدہ کی تائید و تصدیق اور تاکید موجود ہے تو وہ عقیدہ اپنائیں گے، اس پر یقین رکھیں گے تو نزولِ مسیح علیہ السلام والے عقیدہ کی کتاب وسنت نے تائید و تصدیق اور تاکید کی ہے اس۔

، : ''تمام انبیاء علیہم السلام وفات پا چکے ہیں جن میں عیسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں۔ '' اب کوئی کہے کہ : '' وفات مسیح علیہ السلام کا عقیدہ ہر لحاظ سے عیسائیوں کا عقیدہ ہے، جو منظم سازش سے مسلمانوں میں پھیلایا گیا ہے۔ '' تو سائل کا کیا جواب ہوگا؟

ل لکھتا ہے : ''آپ ﷺ سے پہلے تمام انبیاء علیہم السلام وفات پا چکے ہیں۔ الخ'' تو سائل کے نزدیک آپ ﷺ نے وفات نہیں پائی، حالانکہ قرآنِ مجید میں صریح آیت کریمہ ہے ﴿إِنَّکَ مَیِّتٌ وَإِنَّہُم مَّیِّتُونَ﴾ واللہ اعلم۔

تِ مسیح اور نزولِ مسیح علیہ السلام کے متعلق تفصیل درکار ہو تو ہمارے شیخ کے شیخ حافظ محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی ... رحمہما اللہ تعالیٰ ... کی مایۂ ناز کتاب عظیم ''شہادۃ القرآن'' کا مطالعہ فرمالیں۔

فتاویٰ علمائے حدیث

ج09ص